

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

اسلام اور غیر مسلموں سے تعلقات

سید جلال الدین عمری

اسلام کی تصویر جن مختلف پہلوؤں سے بگاڑنے بلکہ مسخ کرنے کی مسلسل کوشش ہوتی رہتی ہے۔ یہ ان میں کا ایک پہلو وہ ہے جس کا تعلق غیر مسلموں سے تعلقات سے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام انفرادیت پسند ہے۔ وہ مسلمانوں میں علیحدگی کے جذبات ابھارتا ہے، وہ انھیں دوسروں سے کاٹتا اور الگ تھلگ کرتا ہے، وہ اپنی اور غیروں کے درمیان اتنا زبردست فرق پیدا کرتا ہے کہ غیروں کے ساتھ عام انسانی تعلقات کا بھی روادار نہیں ہوتا۔ وہ اخلاق کا درس ضرور دیتا ہے لیکن اس کا تعلق اپنے ماننے والوں سے ہے، دوسروں سے نہیں ہے جو لوگ اسلام کے دائرہ میں آجائیں انھیں وہ باہم اخلاقی رویہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس دائرہ سے باہر اس کی تعلیمات کا رخ بدل جاتا ہے اور وہ ایک دوسری ہی شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے، یہ شکل بڑی بھیانک ہے۔ اس میں محبت کی جگہ نفرت و عداوت اور نرمی کی جگہ سختی اور درستی نمایاں ہے اور اسلام کے ماننے والوں کی اپنے مخالفین سے محاصمت شروع ہو جاتی ہے اور وہ ان سے برسر پیکار نظر آتے ہیں۔

اسلام کی اس خود ساختہ تصویر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جن ذہنوں کی پیداوار ہے وہ یا تو ناواقفیت کا شکار ہیں یا دوسروں کو فریب اور دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام مسلمانوں کو باہم اعلیٰ اخلاقی رویہ اختیار کرنے کا حکم

۱۔ اس کے بعض پہلوؤں پر بحث کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا مضمون 'اسلام اور اسلامی ریاست' مطبوعہ سماوی تحقیقات اسلامی، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۳ء۔

دیتا ہے انھیں ایک دوسرے کا بھائی قرار دیتا ہے، ان کے اخلاقی اور قانونی حقوق مقرر کرتا ہے، ان کے درمیان تعاون و تنازعہ کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔ اور انھیں ایک نظام حیات جسے کر ایک امت بنانا ہے۔ اس امت کو اس نے ایک اعلیٰ نصب العین دیا ہے۔ وہ یہ کہ وہ دنیا میں خدائے واحد کے دین کی علم بردار بن کر اٹھے، انسانوں کو ان کی دنیا اور آخرت کی فلاح کا پیغام دے، دنیا میں خیر کو عام کرے، بھلائیوں کو بھیلانے اور برائیوں کو مٹانے، اس دین کے بارے میں یہ تصور کسی قدر مضحکہ خیز ہے کہ وہ انسانوں کے دلوں میں کدورت اور نفرت پیدا کرتا ہے، انھیں ایک دوسرے کا حریف اور دشمن بناتا ہے اور ان کے تعلقات میں بگاڑ اور فساد کا ذریعہ بنتا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

یہاں غیر مسلموں سے تعلقات کے بارے میں اسلام کے رویہ کی وضاحت کی کوشش کی جائے گی۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ مخالفین نے اسلام کی تصویر کشی نہیں کی ہے بلکہ اپنے ناپاک جذبات و احساسات کو اسلام کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

قرآن مجید میں والدین، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، ڀڑوسیوں، مسافروں اور غلاموں وغیرہ کے ساتھ حسن سلوک کا عام حکم دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ غیر اخلاقی سلوک کی مذمت کی گئی ہے۔ لہذا حسن سلوک ہر ایک کے ساتھ مطلوب ہے۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں ہے جس کسی کے ساتھ بھی غیر اخلاقی رویہ اختیار کیا جائے گا وہ غیر اسلامی رویہ ہوگا۔

غیر مسلم والدین سے تعلقات

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم قرآن مجید نے ایک جگہ ان الفاظ میں دیا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ
ہم نے انسان کو اپنے والدین کا
حق پہچاننے کی تاکید کی ہے۔ اس کی

۱۔ اس کی کسی قدر تفصیل راقم کے مضمون اہل ایمان کے باہمی تعلقات میں موجود ہے مطبوعہ ماہنامہ زندگی نو
۲۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوا راقم کی کتاب اسلام میں خدمت خلق کا تصور باب خدمت کے یہ مستحق ہیں۔
جنوری

وَفَضَّلَهُ فِي عَامَيْنِ أَنْ
اشْكُرَ لِي وَوَالِدَيْكَ
إِنِّي الْمَصْدُورُ وَأَنْ جَاهِدَكَ
عَلَى أَنْ تَشْرِكَ بِي
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ
فَلَا تَطْعُهُمَا وَصَاحِبَهُمَا
فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا
(تقمن: ۱۴، ۱۵)

ماں نے کم زوری پر کم زوری اٹھا کر اسے
اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا
دودھ پھوٹنے میں لگے، اس لیے ہم نے
اسے وصیت کی کہ تم میری شکر ادا کرو
اور اپنے والدین کا بھی میرے ہی طرف
پلٹ کر نہا ہے۔ اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں
کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے
علم نہیں ہے تو ان کی بات نہ مان اور
ان کے ساتھ معروف کے مطابق اپنا

برتاؤ رکھ۔

ان آیات میں صاف طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ والدین کے ساتھ چاہے وہ مشرک
ہی کیوں نہ ہوں حسن سلوک کیا جائے گا۔ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے کسی قسم کی بدلتی
روانہ ہوگی۔ علامہ ابو بکر جصاص کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے 'وَأَنْ جَاهِدَكَ' (اگر وہ
تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے علم نہیں ہے) کے الفاظ سے
داعیہ کر دیا ہے کہ حسن سلوک کا یہ حکم مسلم والدین اور غیر مسلم والدین دونوں ہی کے لیے ہے۔
بھریہ فکر صاحبہما فی الدنیا معروف (دنیا میں ان کے ساتھ معروف کے مطابق برتاؤ رکھو) اس
حکم کو موکد اور مستحکم کر دیا ہے۔

اس کے قانونی پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے یہ بات نکلتی ہے
کہ باپ اگر اولاد کو قتل کرے تو اس سے (شریعت کے عام ضابطہ کے مطابق) قصاص نہیں لیا
جائے گا، وہ اس پر تہمت لگائے تو اس پر حد نہیں جاری ہوگی، اولاد کے قرض کی عدم
ادائیگی پر اسے قید نہیں کیا جائے گا اور یہ کہ والدین محتاج ہوں تو ان کا نان و نفقہ اولاد
پر واجب ہوگا، اس لیے کہ یہ ساری چیزیں معروف کے ساتھ برتاؤ میں آتی ہیں اور اس
کے خلاف اقدام اس کے منافی ہوگا۔

لے جصاص، احکام القرآن: ۳/۳۳۲

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے کہ آدمی کے والدین چاہے مسلمان ہوں یا کافران کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر والدین کے ساتھ بھی برتاؤ میں معروف کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ اس کا تقاضا ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ لیس من المعروف ان یعیش فلنعم اللہ تعالیٰ ویتکرم احبہ۔ یعنی یہ کوئی نیکی اور معروف نہیں ہے کہ آدمی خود تو اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا رہے اور والدین کو بھوکا مرنے چھوڑ دے۔
اسلام مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک کا روادار ہے یا نہیں اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر کہتی ہیں کہ (صلح حدیبیہ کے دوران میں) میری ماں جو مشرک تھیں مجھ سے ملنے آئیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ انھیں مجھ سے کچھ توقع ہے، کیا میں ان کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔
ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بطور تحفہ..... پیڑ اور مکھن لائی تھیں، لیکن حضرت اسماء نے انھیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت دینے اور ان کا تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا تو آپ نے ان سے کہا کہ وہ ان کا تحفہ قبول کر لیں اور اپنے گھر بھی آنے دیں۔ امام نووی فرماتے ہیں:-

فیہ جواز صلة القریب
اس حدیث سے مشرک رشتہ دار کے ساتھ
الصلہ رحمی کا ثبوت ملتا ہے۔

کافر والدین کا انتقال ہو جائے تو مسلمان اولاد ضرورت پر ان کے کفن و دفن کا نظم کرے گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب بیمار ہوئے تو آپ نے ان کی عیادت فرمائی۔
جب انتقال ہوا تو حضرت علیؑ نے آپ کو اس کی اطلاع دی۔ اور دریافت کیا کہ انھیں کون

۱۔ اسلام میں خدمت خلق کا تصور بحوالہ ہدایہ: ج ۲ ص ۴۲۵، ۴۲۶

۲۔ ان کا نام قتیلہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں طلاق دے دی تھی فتح الباری: ۲۳۳/۵

۳۔ بخاری، کتاب الہبہ، باب الہبۃ لاشترکین، مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقۃ علی الاقرین۔

۴۔ نیل الاوطار: ۶/۱۰۶-۱۰۷ بحوالہ السنن احمد وغیرہ

۵۔ نووی: شرح مسلم ج ۳ جز ۷ ص ۸۹ ۱۔ مصنف عبدالرزاق: ۳۶/۶

۶۔ ابن سعد کی روایت میں ہے کہ ابوطالب کی وفات کی خبر سن کر آپ رو پڑے۔

غیر مسلموں سے تعلقات

دفن کرے گا؟ آپ نے فرمایا جاؤ اپنے باپ کو دفن کرو حضرت علیؑ نے عرض کیا وہ تو مشرک تھے اور ہدایت سے محروم تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنے باپ کو دفن کرو۔ پھر اور کوئی کام کیے بغیر سیدھے میرے پاس آؤ میں گیا انھیں دفن کیا۔ اور آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھے غسل کا حکم دیا اور دعا دی۔ ایسی دعا کہ اس کے عوض مجھے سرخ سیاہ اونٹ (دنیا جہاں کی دولت) بھی پسند نہیں۔

مشہور تابعی مکحول کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب کے جنازہ میں شرکت کی تھی۔ کنارے کنارے چلے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ فرمایا رشتہ نے آپ کو مجھ سے جوڑ دیا ہے۔ اللہ تمہارے کو خزانے خیر دے۔ ان کی قبر پر آب کھڑے نہیں ہوئے۔ علامہ ابوبکر حباص کہتے ہیں کہ ہمارے علماء (احناف) نے کہا ہے کہ کسی مسلمان کے کافراں باپ کا انتقال ہو جائے تو وہ انھیں غسل دے گا، جنازہ کا ساتھ دے گا اور دفن کرے گا، اس لیے کہ ان کے ساتھ معروف کے مطابق حسن سلوک کا جو حکم دیا گیا ہے یہ اس میں شامل ہے۔

کافراں باپ کے انتقال کے بعد اگر ان کی یاد آجائے تو آدمی ان کی قبر پر بھی جاسکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ (حضرت آمنہ) کی قبر کی زیارت فرمائی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے جو صوماء کرام ساتھ تھے وہ بھی رو پڑے۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لیے استغفار کی اجازت مانگی لیکن مجھے اس کی اجازت نہیں ملی۔ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اجازت دے دی گئی۔ تم لوگ قبروں کی زیارت کرو۔ اس سے موت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

اس حدیث کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں۔

لے بعض روایات میں غسل اور کفن کا بھی ذکر ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو زیلعی، نصب الراية: ۲۸۱/۲ - ۲۸۲۔

۱۵ ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الرجل يموت لقرابة مشرك، نسائي، کتاب الطهارة، باب انخل من مواراة المشرك۔

کتاب الجنائز، باب مواراة المشرك، مسند احمد: ۱۳۶/۲۔ حدیث نمبر: ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸

فیہ جواز زیارۃ المشرکین
فی الصیوۃ وقبورہم بعد
الوفاۃ لانہ اذ اجازت
زیارتہم بعد الوفاۃ ففی
الصیوۃ اولیٰ لہ

اس سے مشرکین کی ان کی زندگی میں
زیارت اور ملاقات اور مرنے کے بعد ان کی
قبور کی زیارت کا جواز نکلتا ہے اس لیے کہ
جب ان کی زیارت ان کی وفات کے بعد
جائز ہے تو زندگی میں بدرجہ اولیٰ جائز ہونی چاہیے

غیر مسلم رشتہ داروں سے تعلقات

قرآن مجید نے والدین کے ساتھ رشتہ داروں کے حقوق بھی بیان کیے ہیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بار بار تاکید کی ہے۔ احادیث میں بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم رشتہ دار دونوں ہی آتے ہیں۔ بعض قانونی احکام میں ان کے درمیان فرق ہے لیکن حسن سلوک اور تعاون اور بہدردی کے غیر مسلم رشتہ دار بھی مستحق قرار دئے گئے ہیں۔ یہاں پہلے ایک قانونی فرق کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

قرآن مجید نے وراثت کے سلسلہ میں یہ قانون بیان کیا ہے کہ آدمی کے خونی رشتہ دار ہی اس کے وارث ہو سکتے ہیں۔ غیر رشتہ دار وارث نہیں ہو سکتے۔ ان کا اس نے تین کر دیا ہے۔

ولکل جعلنا موالی
مما ترک الوالدان و
الاقتربون (النساء: ۳۳)

ہم نے ہر ایک کے لیے جو کچھ والدین اور
قربت دار چھوڑ جائیں اس کے وارث
مقرر کر دیے ہیں۔

اسلامی قانون وراثت میں دین کا بھی اعتبار کیا گیا ہے۔ اس کی رو سے مسلم اور غیر مسلم ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ایک مسلمان کی وراثت کا حق اس کے مسلمان قربت داروں ہی کو ہے، غیر مسلم قربت دار اس کے وارث نہیں ہوں گے۔ اسی طرح غیر مسلم کی وراثت کا حق اس کے غیر مسلم رشتہ داروں ہی کو حاصل ہو گا۔ مسلمان رشتہ دار اس سے محروم رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح حدیث ہے:-

لا یرث المسلم
مسلمان نہ تو کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا

الکافر ولا نکاح المسلم وارث ہوگا۔

وارثت کے کچھ اصول ہیں اور رشتہ داروں کے درمیان ایک ترتیب ہے۔ اسی لحاظ سے وہ وارثت کے حق دار ہوں گے۔

وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (الانفال: ۷۵)

اور رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اللہ کے قانون میں بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

یہ بات صرف وارثت کی حد تک ہے۔ اس سے بہت کچھ رشتہ دار اور خویش و اقارب وارث نہیں ہیں آدمی ان کی مدد اور تعاون کر سکتا ہے اور اسے کرنا چاہئے۔ وقت ضرورت ان کے حق میں وصیت بھی کی جاسکتی ہے:-

وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُطَهَّرِينَ إِلَّا مَا أَنْفَقُوا عَلَىٰ آلِهِمْ مِمَّا كَانُوا عَلَيْهِ فِي الْكُتُبِ مَسْطُورًا (الاحزاب: ۶)

اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں دوسرے اہل ایمان اور مہاجرین سے مگر کہ تم اپنے رفیقوں کے ساتھ کوئی بھلائی کرنی چاہو تو کر سکتے ہو۔ یہ اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا غیر وارث مسلم عزیزوں اور قرابت داروں کی طرح غیر مسلم رشتہ داروں کی بھی مدد کی جاسکتی ہے اور ان کے لیے وصیت کرنا صحیح ہے؟ فقہاء سلف نے اس کا جواب اثبات میں دیا ہے۔ اسے وہ جائز سمجھتے ہیں۔ اس کی بنیاد سورہ احزاب کی یہی مذکورہ بالا آیت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت صفیہؓ نے اپنے ایک یہودی عزیز کے لیے وصیت کی تھی ﷺ

حضرت عکرمہؓ کی ایک روایت میں ہیں اس کی تفصیل ملتی ہے۔ وہ یہ کہ حضرت صفیہؓ نے اپنا ایک مکان حضرت معاویہؓ کو ایک لاکھ میں فروخت کیا۔ انھوں نے ایک عزیز سے جو یہودی تھا، کہا اگر تم اسلام لے آؤ گے تو میرے وارث ہو جاؤ گے، لیکن اس نے ان کی بات نہیں

لے۔ بخاری، کتاب الفرائض، باب لایرث المسلم الکافر مسلم، کتاب الفرائض، اس موضوع کی تفصیل کے لیے لائحہ ہو جصاص احکام القرآن ۲/۱۲۲-۱۲۳، نووی، شرح مسلم ج ۴، جزء ۱۱، ۵۲-۵۳۔ شوکانی، نیل الاوطار ۲/۲۰۹۹

لے داری، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ لاہل الذمہ ۲/۵۱۷

مانی پھر انھوں نے اس کے نام وصیت کر دی۔ بعض لوگوں کے بیان کے مطابق وصیت تیس ہزار کی تھی۔ امام شعبی کہتے ہیں:-

تجدد وصیۃ المسلم بالنصرانی^۱ مسلمان نصرانی کو وصیت کر سکتا ہے۔

ابن جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن رباح سے سورہ احزاب کی آیت کے اس فقرہ الا ان تفعلا الی اولیاءکم معروفہ (مگر یہ کہ تم اپنے اولیاء کے ساتھ بھلائی کرو) کے بارے میں دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا عطاء اور خشش مراد ہے میں نے کہا کیا وہ بخشش جو ایک مومن اپنے کافر قرابت دار کو کرتا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ زندگی میں وہ جو اسے دیتا ہے اولیٰ اپنے بعد اس کے لیے جو وصیت کرتا ہے۔

حضرت قتادہ سے اس فقرہ کی تشریح ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے۔

الا ان یكون لك ذوقیۃ ہاں اس کی اجازت ہے کہ تمہارا کوئی عزیز

لیس علی ذنیک خصوصاً ہو جس کا دین تمہارا دین نہ ہو اور تم اس کے لیے

یا لشعبی معہ ولیک والنسب وصیت کرو۔ وہ رشتہ کے لحاظ سے تمہارا ولی ہے

ولیس ولیک فی الدین۔ دین کے لحاظ سے وہ نہیں ہے۔

حضرت حسن بصری نے بھی اس کی یہی تشریح کی ہے۔

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے کہ مسلمان یہودی اور نصرانی کو وصیت کر سکتا ہے۔

اسلام چاہتا ہے کہ غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ سماجی تعلقات رکھے جائیں اور ان کے ساتھ محبت، ہمدردی اور تعاون کا رویہ اختیار کیا جائے۔ اس کا ایک ذریعہ تحفے تحائف دینا ہے۔ اس کا ثبوت ہمیں حضرت عمرؓ کے ایک واقعہ سے ملتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا بطور تحفہ بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ریشم کے استعمال سے تو آپ نے (مردوں کو) منع فرمایا ہے پھر مجھے کس لیے عطا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اس لیے نہیں ہے کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لیے ہے کہ کسی اور کام میں لاؤ، کوئی دوسرا فائدہ اٹھاؤ۔ حضرت عمرؓ نے یہ جوڑا اپنے ایک (ایمانی) بھائی کو جو شرک تھے، تحفہ میں بھیج دیا۔

۱۔ عبد الرزاق: المصنف: ۳۲/۶۰ حوالہ سابق: ۳۲/۶۰ حوالہ سابق: ۳۲/۶۰

۲۔ حوالہ سابق: ۳۲/۶۰ حوالہ سابق: ۱۶/۱۴۰

۳۔ بخاری، کتاب الہدیۃ باب الہدیۃ، مسلم، کتاب النکاح باب تحريم استعمال الذهب والفضة الخ

اس حدیث کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں۔

وفی هذا اكله دليل لجواز
صلة الاقارب الكفار والاهل
اليهم وجواز الهدية الى
الكفار

اس سب میں دلیل ہے اس بات کی
کہ کافر قرابت داروں کی صلہ رحمی اور ان کے
ساتھ منسلک جائز ہے۔ اس میں کفار کو
ہدیہ اور تحفہ بھیجنا جائز بھی موجود ہے۔

فقہاء نے لکھا ہے کہ کوئی غیر مسلم بیمار ہو جائے تو اس کے مسلمان رشتہ دار کو اس کی
عیادت اور خدمت کرنی چاہیے۔ اس کے جنازہ میں شرکت میں بھی کوئی حرج نہیں ہے
حضرت عطاء بن رباح کہتے ہیں :-

ان كانت قرابة قريية
بين مسلم وكافر فليعد المسلم
الكافر

اگر مسلمان اور کافر کے درمیان قریبی
رشتہ داری ہے تو مسلمان کو کافر کی عیادت
کرنی چاہیے۔

اسی طرح فرماتے ہیں :-

ان كانت قرابة قريية بين
مسلم وكافر فليتبج جنازته

اگر قریبی رشتہ داری ہے مسلمان اور کافر
کے درمیان تو مسلمان کو کافر کے جنازہ میں
شریک ہونا چاہئے۔

فقہ حنفی کی معروف و مستند کتاب ہدایہ میں ہے۔

واذا مات الكافر وله
ولي مسلم فانه يغسله و
يكفنه ويدفنه

جب کسی کافر کا انتقال ہو جائے اور
اس کا ولی مسلم ہو تو وہ اسے
غسل دے گا اور بخیر و تکفین کرے گا۔

غیر مسلم پڑوسیوں سے تعلقات

انسان کا عملاً سب سے قریبی تعلق اس کے پڑوس سے ہوتا ہے۔ یہ تعلق جتنا مضبوط
ہو وہ اتنا ہی سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ پڑوسی اس کے لیے خطرہ

لے نووی: شرح مسلم ج ۵ جز ۲ ص ۳۹ لے عبد الرزاق: المصنف ۱۰/۴: ۳۵

لے عبد الرزاق: المصنف ۶/۶: ۳۶ لے ہدایہ ۱۰/۱: ۱۶۲۰

نہیں ہے، اس سے اسے کوئی نقصان اور گزند نہیں پہونچے بلکہ اس کی جان مال اور عزت و آبرو محفوظ رہے گی اور وہ اس کے دکھ درد اور آسائش و راحت میں شریک ہوگا تو وہ کسیوں اور دُشمنی کے ساتھ کاروبار حیات میں اپنی ذمہ داری ادا کر سکتا ہے، ورنہ وہ سخت دشواریوں سے گزرے گا۔ اسلام نے انسان کو بہترین پڑوسی بننے کی تعلیم دی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من کان یؤمن باللہ والیوم

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

الآخر فلا یؤذ جاره

اسے اپنے پڑوسی کو اذیت نہیں پہونچائی جائے

حضرت ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ جب سالن پکاؤ تو پانی بڑھا دو اور اپنے پڑوسیوں میں سے جس کے گھر ضرورت ہو اس میں سے کچھ اسے بھیج دو۔

پڑوسیوں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم عام ہے۔ اس کے مستحق مسلمان پڑوسی کی طرح غیر مسلم پڑوسی بھی ہیں۔ صحابہ کرام نے اس تعلیم سے یہی سمجھا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں بکری ذبح ہوئی تو آپ نے گھر والوں سے ایک سے دو بار دریافت کیا کہ ہمارے فلاں یہودی پڑوسی کو اس میں سے کچھ بھیجیے؟ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے پڑوس کے سلسلہ میں اس قدر تاکید کرتے تھے کہ مجھے خیال ہوتا تھا کہ وہ اسے وارث نہ بنائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نفس نفس ایک غیر مسلم پڑوسی کی عیادت کی ہے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آپ بنو نجار کے ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ (اس دوران میں) اس سے کہا اے ماموں! آپ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیجئے۔ اس نے کہا کہ میں میں ماموں ہوں یا چچا؟ آپ نے فرمایا نہیں ماموں میں (اس لیے کہ آپ کی والدہ حضرت آمنہ کا تعلق مدینہ سے تھا) اس نے کہا کہ کیا لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے حق میں بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

حضرت انسؓ ہی کی روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو آپ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے

لے ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حق الجوار، مسلم، کتاب البر والصلة، باب الوصیۃ بالجوار والاحسان الیہ۔

لے ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حق الجوار، مسند احمد، ۳/۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۲۶۸۔

غیر مسلموں سے تعلقات

سرہانے بیٹھے۔ اس سے کہا کہ تم اسلام لے آؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ اس نے کہا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اللہ کا شکر اس شخص پر جو تم سے نکلا۔ ان روایات سے مشرکین اور یہودی کی تعزیت کا ثبوت ملتا ہے۔ اسلام کا پیش کرنا تو خیر خواہی کا تقاضا ہے۔ آدمی جسے حق سمجھے اسے وہ ہر حال میں پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ فقہاء نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ غیر مسلموں کی عیادت اور تعزیت جائز ہے۔ اس میں از روئے شرع کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے:-

ولا یأثم لعیادة الیہودی یہودی اور نصرانی کی عیادت میں کوئی
والنصرانی لانه نوع برقی حرج نہیں ہے اس لیے کہ یہ ان کے حق
حقهم وما نہینا عن میں ایک طرح کی بھلائی اور حسن سلوک ہے
ذلالہ اس سے ہمیں منع نہیں کیا گیا ہے۔

در مختار میں ہے کہ 'اس بات پر اجماع ہے کہ ذمی کی عیادت جائز ہے، مجوسی کی عیادت کو بھی صحیح قول کے مطابق جائز قرار دیا گیا ہے۔'

اسی طرح تعزیت سے بھی منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ کسی یہودی یا مجوسی کے بچے کا انتقال ہو جائے تو اس کے مسلمان پڑوسی کو اس کی تعزیت کرنی چاہئے اور کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بہتر جانشین عطا فرمائے اور آپ کے حالات کو بہتر بنائے۔ یہ ہے اس رویہ کی ایک جھلک جسے غیر مسلموں کے سلسلہ میں اپنانے کی قرآن و حدیث نے تعلیم دی ہے اور جس کی قانونی اور اخلاقی حیثیت سے ہمارے علماء و فقہاء نے بحث کی ہے۔ مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں آئے گی۔

۱۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات الخ۔ مصنف عبدالرزاق: ۴/۲۷۱ میں اسی مفہوم کی ایک روایت ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ آپ کا ایک یہودی پڑوسی تھا جو اخلاقی طور پر برا نہ تھا۔ آپ نے اس کی عیادت کی پھر اور پڑوسی کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ ممکن ہے یہ کوئی دوسرا واقعہ ہو۔

۲۔ ہدایہ: ۲/۲۷۲ ۳۔ رد المحتار علی الدر المختار: ۵/۳۲۱

۴۔ حوالہ سابق۔